مختصر تذکرہ سراج الملت

سراج الملت حضرت اقدس مولانا شاہ سید بلال حسین صاحب تھانوی مدظلہ

صاحبزادہ وخلیفہ سراج الامت حضرت اقدس مولانا سید حامد حسین صاحب تھانویؒ (خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ)

وخلیفہ اجل محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئیؒ (خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ)

بانی ومہتمم مدرسہ جامع العلوم اشرفیہ باغپت یوپی

از قلم

مولانا عبدالمالک ندوی بلندشہری

مقیم شاہین باغ اوکھلا نئی دہلی

ناشر

خاکپائے حضرت سراج الملت دامت برکاتہم

مولانا محمد ایاز انعامی (گوا)

باسمہ تعالیٰ

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت ہر دور میں لوگوں کی اصلاح وتربیت، قرآن وسنت کی نشر واشاعت، بدعات وخرافات اور غیر اسلامی رسومات ورواجات کے ازالہ کے لئے امت مسلمہ میں ان اصحاب دعوت و عزیمت کو بھیجتا رہا ہے جنہوں نے اپنے پاکیزہ کردار، مخلصانہ جدوجہد، سعی پیہم، بے لوث تگ ودو کے ذریعہ شمع اسلام کو فروزاں رکھا اور طاغوتی تھپیڑوں ودجالی طوفانوں سے قندیل رہبانی کو بچایا اور اسے گل ہونے سے محفوظ رکھا۔

ازل سے شرار بولہبی چراغ مطفوی کے درپے رہا لیکن ان پاکیزہ نفوس کی بدولت چراغ یزدانی کی روشنی مضمحل ہونے کے بجائے بڑھتی گئی اور دعوت وارشاد، اصلاح وتربیت، تعلیم وتبلیغ کا عظیم الشان کام ہر پرآشوب دور میں منظم طریقہ سے برق رفتاری کے ساتھ جاری رہا

عہد رواں میں جو اہل دل واصحاب سلوک ومعرفت دینی سرمایہ کی حفاظت اور چراغ مصطفوی کی صیانت کرتے ہوئے اصلاح وتربیت کا مستحسن کام بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں ان میں ایک نمایاں نام سراج الملت حضرت مولانا سید شاہ بلال حسین تھانوی دامت برکاتہم العالیہ کا بھی ہے جو سپہرِ سلوک وعرفان پر نیر تاباں کی حیثیت سے جلوہ فگن ہیں۔

نفاست ونظافت، تحمل مزاجی وبردباری، کسر نفسی وخود شکستگی، اخلاقی بلندی وکردار کی پختگی، عالی ظرفی وسیر چشمی، مہمان نوازی وخردنوازی سمیت دیگر گوناگوں صفات حسنہ سے متصف اور کمالات جمیلہ سے آراستہ شیخ وقت علمی ودعوتی، اصلاحی وسلوکی میدان میں اپنا منفرد مقام اور نمایاں رتبہ رکھتے ہیں

بلاشبہ حضرت والا مدظلہ ان مقبول لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف طبیعت خود بخود مائل ہوتی ہے ان کی مقناطیسی شخصیت دوسروں کے دلوں کو موہ کر اپنا اسیر بے دام اور فریفتہ بنا لیتی ہے

حضرت والا کے آباؤ اجداد

حضرت والا ظاہری وباطنی کمالات کے جامع ہیں۔ طبعی شرافت اور فطری نجابت کے ساتھ ساتھ نسبی امتیاز اور موروثی کمالات کے حامل ہیں آپ کا خانوادہ شروع سے اولیاء اللہ کا قدرداں اور معتقد رہا ہے آپ کے جدامجد حافظ زاہد حسنؒ

عصری تعلیم یافتہ اور سند گریجویشن کے حامل تھے عصری تعلیم کے باوجود مزاج میں صلاح و نیکی تھی اپنے بزرگوں سے حد درجہ تعلق تھا حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے بیعت و ارادت کا تعلق تھا مرشد کی خدمت میں بغرض اصلاح آنا جانا لگا رہتا آپ کا اپنے شیخ سے تعلق کا

حال یہ تھا کہ اپنے تمام امور میں انہیں سے رہنمائی طلب کرتے پھر اسی کے مطابق کام کرتے اور یہ تعلق بھی کوئی یک طرفہ نہیں تھا بلکہ حضرت تھانویؒ کے دل میں بھی آپ کی بڑی قدر و وقعت تھی وہ آپ کی سادگی، تواضع اور تقوی کے قائل تھے اور آپ پر بڑا اعتماد کرتے تھے اسی اعتماد کے سلسلہ میں آپ کو تعلیم و تلقین کی اجازت مرحمت فرما کر اپنے مجازین صحبت میں شامل فرما رکھا تھا جد امجد کی طرح حضرت والا کے والد ماجد سراج الامت حضرت مولانا سید حامد حسین تھانویؒ بھی نامور عالم دین اور صاحب نسبت بزرگ تھے کاروان تھانوی میں آپ کا بلند مقام تھا حضرت تھانویؒ کے محب و محبوب، منظور نظر اور خلیفہ اجل و مجاز بیعت تھے

حضرت تھانویؒ نے آپ کی تعلیمی و تدریسی صلاحیتوں پر اعتماد کرتے ہوئے آپ کو اپنے قائم کردہ ادارہ مدرسہ امداد العلوم اشرفیہ تھانہ بھون میں تدریسی فرائض انجام دینے کی دعوت دی تھی جس کو آپ اس وقت بعض اسباب و عوامل کی بناء پر قبول نا کر سکے البتہ حضرت تھانویؒ کے وصال کے بعد مدرسہ کے مہتمم شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رح کی طلب پر وہاں تشریف لے گئے اور بڑی نیک نامی و عزت کے ساتھ طویل عرصہ تک درس و تدریس کے فرائض انجام دئے اور صدر مدرس جیسے پر وقار عہدہ کو زینت بخشی

بعد ازاں عوام و خواص کے اصرار اور بڑی پیرانی صاحبہ رح کے مشورہ سے تھانہ بھون میں ہی دینی و اصلاحی خدمات کے پیش نظر ایک مدرسہ کی داغ بیل ڈالی اور تا حیات اس کے تعمیری و انتظامی امور میں مشغول رہے ساتھ میں اصلاح و تربیت، وعظ و ارشاد اور دعوت و تلقین کا سلسلہ بھی جاری رہا اس سلسلہ میں کافی لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا جب کہ بعض اہل لوگ خلعت خلافت سے بھی سرفراز ہوئے سراج الملت مدظلہ نے والد ماجد ہی کی تربیت و نگرانی میں رہ کر جملہ ترقیات حاصل کیں، تعلیمی، تدریسی، روحانی غرض ہر میدان میں آپ نے اپنے والد ماجد سے خوب استفادہ کیا اور ان کی فکر و ذوق کو اپنے اندر مکمل طور پر جذب کر لیا

حضرت والا کی ولادت باسعادت

سراج الملت حضرت مولانا سید بلال حسین تھانوی مدظلہ کی ولادت باسعادت 24 ربیع الثانی 1363ھ میں اترپردیش کے مشہور و معروف شہر امروہہ میں ہوئی

حضرت والا کی ابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم آپ نے قاری نہالؒ سے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون میں حاصل کی پھر اپنے والد ماجد سے حفظ قرآن مع تجوید قرآت 1372ھ میں مکمل فرما کر حفظ قرآن کریم کی بیش بہا نعمت سے مالا مال ہوئے اس کے بعد عربی و فارسی کی تعلیم اپنے والد ماجد کی نگرانی میں جامعہ اشرفیہ تھانہ بھون میں حاصل کی اور ہر سال امتیازی نمبرات سے کامیاب ہو کر سند فراغت حاصل کی بخاری شریف حضرت مولانا سید طاہر حسین امروہیؒ سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا

حضرت والا بحیثیت مدرس

بعد ازیں درس و تدریس کی طرف متوجہ ہوئے اور والد ماجد ہی کی نگرانی میں مدرسہ اشرفیہ تھانہ بھون میں درس و تدریس کے فرائض انجام دینے شروع کئے اور بڑی نیک نامی و خوش اسلوبی کے ساتھ کتب درسیات کا درس دیا

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ انتظامی و انصرامی امور سے بھی وابستہ رہے اور بحیثیت نائب مہتمم بھی اہم خدمات انجام دیں

جامع العلوم اشرفیہ باغپت

بعدہ خانقاہی طرز پر والد صاحب کی سرپرستی میں ایک دینی مدرسہ کی شہر باغپت میں بنیاد رکھی جس کے سنگ بنیاد کے موقع

پر ملک کے مقتدر علماء حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا سید طاہر حسینؒ سابق شیخ الحدیث جامع مسجد امروہہ، حضرت علامہ رفیق احمد بھیسانیؒ، حضرت مولانا اخلاق حسین دھلویؒ، حضرت مولانا مفتی افتخارالحسن کاندھلوی مدظلہ وغیرہ تشریف لائے اور اپنے فکر انگیز بیانات، روح پرور خطابات اور قیمتی نصائح سے عوام وخواص کو مستفید فرمایا اور مدرسہ کی تعمیر وترقی کے لئے دعا فرمائی

الحمدللہ ان مخلص علماء کرام کی دعوات مستجابہ کے صدقہ میں مدرسہ کو قبول عام حاصل ہوا ایک طویل عرصہ سے یہ مدرسہ طالبان علوم نبوت کی علمی تشنگی دور کرکے انہیں شراب علم سے شادکام کررہا ہے مدرسہ سے متعدد طلبہ فارغ ہوکر دیگر مقامات پر رہ کر درس وتدریس، وعظ وارشاد اور تصنیف وتالیف کی لائنوں سے دین متین کی اہم خدمات انجام دے رہے ہیں مدرسہ کو شروع ہی سے مشائخ طریقت ورجال علم وفن کی سرپرستی حاصل رہی ہے پہلے سراج الامت حضرت مولانا سید حامد حسین تھانویؒ کی سرپرستی مدرسہ کو حاصل رہی، ان کے وصال کے بعد مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان جلال آبادیؒ نے سرپرستی فرمائی، ان کی رحلت کے بعد محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق ہردوئی قدس سرہ مدرسہ کے تاحیات سرپرست ومشرف رہے

حضرت ہردوئیؒ کو اس مدرسہ اور اس کے بانی سے خاص تعلق تھا متعدد مرتبہ یہاں تشریف لاکر اہل قریہ وطلبہ مدرسہ کو اپنے قیمتی وعظ واہم خطاب سے مستفید فرمایا فی الحال یہ مدرسہ سراج الملت حضرت مولانا شاہ سید بلال حسین تھانوی دامت برکاتہم کی نگرانی میں جادہ ترقی پر گامزن ہے اللہ کرے مدرسہ کو حسن قبول حاصل ہو حضرت سراج الملت مدظلہ جہاں ایک طرف بہترین منتظم، کامیاب معلم اور زیرک وہوشمند عالم دین ہیں وہیں دوسری طرف صاحب نسبت، اہل دل اور مرشد روحانی ہیں

بیعت وخلافت

تصوف وسلوک سے صرف وابستہ ہی نہیں بلکہ سلسلہ اشرفیہ امدادیہ کے روشن چراغ اور بافیض شیخ ہیں چونکہ آپ کی تعلیم وتربیت خود اپنے والد ماجد ہی کی نگرانی میں ہوئی ہے جو خود سلسلہ اشرفیہ کے معروف شیخ اور بلا واسطہ حضرت تھانویؒ کے خلیفہ ومجاز تھے اس لئے آپ کو سلسلہ اشرفیہ سے عنفوان شباب ہی سے خاص انسیت اور قلبی مناسبت ہے

اسی لئے آگے چل کر تزکیہ نفس واصلاح باطن کے لئے حضرت تھانویؒ ہی کے آخری خلیفہ، مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی کے ناظم محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق ہردوئیؒ سے بیعت وارشاد کا تعلق قائم کیا اوران کی زیر سرپرستی میں منازل سلوک طے کئے

آپ کو اپنے شیخ سے بڑا قلبی تعلق اور مزاجی ہم آہنگی تھی ان کی تعلیمات پر اطمینان اوران کے تجویز کردہ وظائف پر شرح صدر کے ساتھ عمل کرتے ۔۔ وقتا فوقتا ان کی روحانی مجالس میں حاضر ہو کر قلب کی انگیٹھی کو گرماتے اور خاص طور پر ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف انہیں کی صحبت ومعیت میں کرتے حضرت محی السنہؒ بھی آپ پر خصوصی توجہ فرماتے اور آپ کی روحانی ترقی کے برابر متمنی رہتے آپ نے بڑے ذوق وشوق کے ساتھ منازل سلوک طے کئے جب حضرت ہردوئیؒ نے آپ کی نسبت میں رسوخ دیکھا تو لوگوں کو نفع پہونچانے کے خاطر آپ کو سن 1997 میں اجازت وخلافت سے نواز کر مسند ارشاد پر متمکن فرمایا اور آپ پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔

سراج الملت مدظلہ کو حضرت محی السنہؒ کے علاوہ اپنے والد ماجد خلیفہ حکیم الامت سراج الامتؒ حضرت مولانا سید حامد حسین تھانوی رح سے بھی اجازت وخلافت حاصل ہے الحمدللہ اس ناحیہ سے بھی آپ کا چشمہ فیض جاری ہے طالبین اصلاح وسالکین طریقت آپ کی خدمت میں آکر علم وعرفان کے لعل وگہر سے اپنے دامن بھرتے ہیں اور سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔

شجرہ مبارکہ

(۱) سیدالانبیاء شیخ المشائخ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) سیدنا امیرالمومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

(۳) شیخ المشائخ سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

(۴) شیخ المشائخ سلطان ابراہیم بن ادہم البلخی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) شیخ المشائخ سیدنا حذیفہ المراشی رحمۃ اللہ علیہ

(٦) شیخ المشائخ سیدنا اَبی ہبیرہ البصری رحمۃ اللہ علیہ

(۷) شیخ المشائخ سیدنا ممشاد علوی الدنوری رحمۃ اللہ علیہ

(۸) شیخ المشائخ سیدنا أبی اسحاق الشامی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) شیخ المشائخ سیدنا أبی احمد الابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) شیخ المشائخ سیدنا أبی محمد المحترم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) شیخ المشائخ سیدنا أبی یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) شیخ المشائخ سیدنا مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) شیخ المشائخ سیدنا الحاج سید شریف زندانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) شیخ المشائخ سیدنا عثمان الہارونی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) شیخ المشائخ حضرت معین الدین حسن السنجیری خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) شیخ المشائخ سیدنا قطب الدین بختیار اکاکی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) شیخ المشائخ سیدنا فرید الدین شکر گنج العجودانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) شیخ المشائخ سیدنا وسید العارفین علاؤ الدین علی احمد الصابر رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) شیخ المشائخ سیدنا شمس الدین الترکی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) شیخ المشائخ سیدنا جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) شیخ المشائخ سیدنا احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) شیخ المشائخ سیدنا احمد عارف الرودولوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) شیخ المشائخ سیدنا محمد عارف الرودولوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) شیخ المشائخ سیدنا قطب عالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۵) شیخ المشائخ سیدنا جلال الدین تنیسری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶) شیخ المشائخ سیدنا نظام الدین البلخی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷) شیخ المشائخ سیدنا أبی سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۸) شیخ المشائخ سیدنا محب اللہ الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۹) شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمدی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۰) شیخ المشائخ سیدنا الشیخ محمد المکی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱) شیخ المشائخ سیدنا شاہ عضد الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۳۲) شیخ المشائخ سیدنا شاہ عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۳) شیخ المشائخ سیدنا عبد الباری الامروہی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۴) شیخ المشائخ سیدنا شاہ عبد الرحیم الشاہد رحمۃ اللہ علیہ

(۳۵) شیخ المشائخ سیدنا نور محمد جھنجانوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۶) شیخ المشائخ الحاج الحافظ امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۷) شیخ المشائخ مجدد ملّت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۸) شیخ المشائخ محی السّنہ حضرت شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۹) شیخ المشائخ سراج الملت حضرت اقدس مولانا شاہ سید بلال حسین صاحب تھانوی دامت برکاتہم العالیہ

تصنیفات وتالیفات

لوگوں کے نفع اور فائدہ کے خاطر آپ اپنے ادارہ مدرسہ جامع العلوم اشرفیہ باغپت میں ہر ہفتہ علمی وروحانی اور اصلاحی مجلس منعقد کرتے ہیں جس میں اطراف واکناف سے متعلقین ومنتسبین کی بڑی تعداد شریک ہوتی ہے اور اپنے دلوں کی سرد انگیٹھیوں کو گرما کر قلوب کی اصلاح کرتی ہے یہ مجالس اپنی افادیت ونافعیت میں منفرد ہیں ان کے حلقہ نفع کی توسیع کے خاطر متعلقین نے انہیں مجالس سراج الملت کے نام سے کتابی شکل میں شائع بھی کردیا ہے مجالس سراج الملت کو حسن قبول حاصل ہوا مشاہیر علماء وجلیل القدر مشائخ نے اس کتاب کو پسند کیا خود راقم الحروف کے شیخ ومرشد، معتبر عالم دین، تلمیذ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ، استاذ العلماء حضرت مولانا شاہ عبد القادر ندوی گجراتی دامت برکاتہم نائب مہتمم واستاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو نے اس کتاب کے متعلق وقیع کلمات ارشاد فرمائے، اس کی اثر انگیزی کا اونچے الفاظ میں اعتراف کیا اور راقم الحروف سے لے کر اس کا بالاستیعاب مطالعہ فرمایا نیز اس کم سواد کو بغرض اصلاح مطالعہ کی تلقین بھی فرمائی اسی طرح حضرت والا کے ارشادات وافادات کا مجموعہ بھی ملفوظات سراج الملت

کے نام سے منصۂ شہود پر آچکا ہے نیز خود حضرت والا نے تصوف کی حقیقت، غرض وغایت اور ضرورت مرشد پر ایک مختصر مگر اہم کتاب بھی تالیف فرمائی ہے جو بڑی دلچسپ اور بقامت کہتر بقیمت بہتر کی بہترین مصداق ہے

خلفاء ومجازین

آپ کا حلقہ ارشاد روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے، علماء، خطباء، صلحاء، حفاظ، اور عصری تعلیم یافتہ طبقہ کا آپ کی جانب رجوع عام ہے ہزاروں مریدین ومنتسبین کے علاوہ دیوبند، سہارنپور، دھلی، کشمیر، حیدرآباد، گوآ اور ملک وبیرون ملک کم وبیش سو کے قریب خلفاء مجازین ہیں جو اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے حضرت والا کے ذوق ونہج کے مطابق حتی الوسع دین وسنت کی شمعیں فروزاں کئے ہوئے ہیں اور تعلیم وتلقین وعظ وارشاد کے ذریعہ مخلوق خدا کی راحت رسانی میں مشغول ہیں

حضرت والا کی مقبولیت ومحبوبیت

اللہ تعالی نے حضرت والا کو مقبولیت ومحبوبیت کی صفت سے بھی نوازا ہے، لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلسلہ اشرفیہ میں منسلک ہوتے ہیں اور گناہوں کی زندگی سے توبہ تائب ہوکر پاکیزہ زندگی گزارنے کا تہیہ کرتے ہیں اللہ تعالی نے حضرت والا کو وعظ وخطابت کی بھی عظیم صلاحیت سے نوازا ہے گھنٹوں حقائق ودقائق پر مشتمل بڑا ہی معنی خیز وعلم ریز بیان فرماتے ہیں جس سے حاضرین پوری طرح محظوظ ومستفید ہوتے ہیں

آپ کے بیانات سننے کے لئے لوگ بڑے ذوق وشوق سے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی محبت کے نذرانہ پیش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کو لوگ باصرار واحترام اپنے مدرسوں میں لے جاتے ہیں اور آپ کے فکر انگیز بیانات سے خود بھی مستفید ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی فائدہ اٹھانے کا موقع دیتے ہیں فی الحال آپ عمر کی آٹھوی دہائی میں چل رہے ہیں اس کے باوجود جملہ انتظامی وخطابی، اصلاحی وارشادی امور تندہی وجانفشانی سے انجام دے رہے ہیں آپ کی چستی، پھرتی، اور حرکت نوجوانوں کو دعوت فکر وعمل دیتی ہے۔ یقینا اس قحط الرجال کے دور میں آپ کی شخصیت علم وعرفان، تصوف وسلوک کے حوالہ سے بڑی بابرکت ہے آپ اس شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتے ہیں جس کی خنک چھاوں میں رہ کر

پریشان حال و تھکے ماندہ مسافروں کو آرام وراحت نصیب ہوتی ہے

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ آپ کی زلف عمر کو خوب دراز فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ آپ کا سایہ ہم سب پر تادیر دائم وقائم رکھے اور ہمیں آپ کی کما حقہ قدر کرنے اور آپ سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔آمین